

## محمد رسول اللہ ﷺ سے متعلق عقائد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

X☆X☆X

تو حیدر و رسالت اسلام کا سپاڑا کن ہے۔ اسلام میں داخل ہونے کے لئے توحید کی طرح اللہ کے آخری نبی **محمد رسول اللہ** کے بارے میں صحیح عقیدہ رکھنا بھی شرط ہے۔ جسے اس حال میں موت آگئی کہ وہ محمد **صلی اللہ علیہ وسلم** کی نبوت پر صحیح ایمان نہیں رکھتا تھا، وہ جہنم کا یہد ہن ہے۔ ابو هریرہؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ** نے فرمایا: "اُس ذات کی تم جس کے ہاتھ میں **محمد** کی جان ہے، اس امت میں سے جو بھی میری نبوت کے متعلق بتتا ہے، (خواہ وہ) یہودی ہو یا مسائی، اور وہ میرے لائے ہوئے (وہیں اسلام) پر ایمان نہیں لاتا، پھر وہ فوت ہو جاتا ہے، تو وہ (جہنم کی) آگ (میں بلجے) والوں میں سے ہے" [صحیح مسلم، حدیث نمبر 240] جسے اس حال میں موت آگئی کہ وہ محمد **صلی اللہ علیہ وسلم** کے ساتھ شریک کرتا تھا، اس پر جنت حرام ہے۔ اللہ **عزیز** نے فرمایا: "یقیناً جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک تھا یا، سو اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا اور اس کا مٹھا کانہ آگ ہے" (۲۲) [الملک: ۵] قربی قیامت کے اس دور میں مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کئی محمد **صلی اللہ علیہ وسلم** کی ختم نبوت کے انکاری ہیں، کئی شک میں بنتا ہیں اور کثر انہیں اللہ کی ذات اور صفات میں شریک کرتے ہیں۔ قرآن اور سنت تمام اختلافات کا حل ہے۔ عقیدہ و رسالت میں متعلق چند آیات اور صحیح احادیث پیش ہیں۔ جوچاہے موت سے پہلے اپنا عقیدہ تھیک کر لے

محمد رسول الله ﷺ کی آخری رسول اور نبی تھے

**اللَّهُمَّ إِنِّي فِي رَبِّكَ مُسْتَأْنِدٌ** (مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ) (40)

”محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تھے لیکن اللہ کے رسول اور انبیاء (کی بعثت کے سلسلے) پر مہر تھے“ [الاذاب : ٣٣] [☆]: لوگوں کو شک میں پہنچا کیا جاتا ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی (Prophet) تو تھے لیکن آخری رسول (Messenger) نہ تھے۔ اس کا جواب یہ دلائل ہیں [☆]

”(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے! اے لوگو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں“ [آلہ راف: 7]

اللَّهُ أَنْذِكَ فِرْمَاءٌ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا كَافَةً لِلنَّاسِ بِشِيرًاً وَنَذِيرًاً وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ  
لَا يَعْلَمُونَ (٢٠) "اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری اور ذرستانے والا بنا کر بھیجا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے" [34]

”بِهٗ تَبَرَّكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا“ [الفرقان: ٢٥]

ابو ہریثہ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ نے فرمایا: "میری اور وگرنیاء کی مثال اس کل کی مانند ہے جس کی عدالت بہت شاندار تھی، اس میں ایک ایشٹ کے برادر جگ چوڑی گئی، سودیکھنے والوں نے اسے گھوم پھر کر دیکھا۔ وہ ایک ایشٹ کے برادر خالی جگ کے علاوہ عدالت کی خوبصورتی پر متحبب تھے۔ سو میں نے اس ایشٹ کی جگ کوئی کردا دیا، یعنی عدالت مجھ سے مکمل ہوئی (وَخُتِّمَ بِيَ الرَّوْضَلُ) اور مجھ پر سلوکون کا سلسلہ ختم کر دیا گیا" [اس حدیث میں ختم رسات واضح ہے لیکن محمد نے آخری رسول بھی تھے] [رواہ امام مسلم و الامام بخاری]

اور عاقب وہے جس کے بعد کوئی نی شیں ” (رواء امام مسلم والامام بخاري) [

﴿ عربش بن ساریہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا: "میں اللہ کے ہاں آخری نیک کام جاچکا تھا جبکہ آخر ابھی اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے اور میں تمہیں اپنا آغاز بیانا ہوں۔ میں ایراہیم کی دعا، علیہ کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب

[کو] محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بھی گھرے اور کالے سب کی طرف مبوعت کیا گا ہے" [صحیح مسلم۔ کتاب المساجد] [ہول جوانوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے روئی نکلی جس سے شام کے محلات روشن ہو گے" [ہدیۃ النّبّا]

ممان ہونے کے لئے محمد ﷺ کی عبدت کو مانا لازمی ہے۔ کلمہ طیبہ کا آدھا حصہ ہے وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، "اور میں گوای دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس (اللہ) کے بندے اور اُس کے رسول ہیں" اسلام کا دعویٰ کرنے والے کچھ لوگ کلمہ طیبہ کے اس حصے کا سر عام انکار کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ انسان نہیں بلکہ اللہ کے نور سے تخلیق شدہ (نور من نور اللہ) ہیں۔ ان کی ایک نعت کا شعر ہے: "وَهُدَىٰ نَبِيٰنِينَ لِكَيْنَ خَدَا سَيْجَانِينَ"۔ عیسائی کہتے ہیں عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔ یقیناً میا اپنے باپ کے جسم کا حصہ ہوتا ہے۔ یعنی عیسائیوں کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ عیسیٰ اللہ کے نور کا حصہ ہیں۔ یہ شرک فی الذات ہے کہ مخلوق کو اللہ کی ذات کا حصہ کہا جائے۔

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادَةِ جُزْءاً إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ** [٤٣] [الزمر: ٤٣]

"اور انہوں نے اُس (اللہ) کے لئے اُس کے بندوں میں سے جزو مقرر کر دیا، بے شک انسان صرخ ناٹکرا ہے"

**﴿عَرَسَ رَوْاْيَتَ هُبَّ كَمْ حَرَمَ كَيْنَ مِنْ صَرْفِ اللَّهِ كَيْنَهُوْنَ سُوْقَ مُجْهَّمَةِ اللَّهِ كَيْنَهُوْنَ كَيْنَ مَوْلَاهُوْنَ** [٦٥٤] [صحیح بخاری، حدیث: ٦٥٤]  
عیسیٰ بن مریمؑ کی تعریف کی کیونکہ میں صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ سوچ مجھے اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہی کہو"

نور من نور اللہ کے عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے لوگوں کو قرآن اور حدیث سے دو بڑے دلائل دیے جاتے ہیں۔ ☆ پہلی دلیل:

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا﴾ قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِينٌ** [١٥] [المائدہ: ١٥]

"بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آپنی ہے۔  
عومام کو بتایا جاتا ہے کہ نور سے مرا احمدؓ ہیں اور روشن کتاب سے مرا قرآن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نور سے مرا قرآن کا نور ہدایت ہے۔  
اس کا پہاڑیوت یہ ہے کہ اللہ نے دیگر آسمانی کتب کو بھی نور ہدایت کا ذریعہ کیا، مثلاً تورات کو: (المائدہ: ٥، ٢٢)، انجیل کو: (المائدہ: ٥، ٢٧) ان آیات میں نور کا لفظ تورات اور انجیل کے نور ہدایت کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ موتی اور عیسیٰ کے لئے۔ وسر اڑیوت آیت نمبر ۱۶ ہے:

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا﴾ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنْ أَتَمَّ رِضْوَانَهُ** [١٦] [المائدہ: ١٦]

"اُس کے ساتھ اللہ ہدایت کرتا ہے جو اُس کی رضا کا تالع ہو۔  
اگر نور اور روشن کتاب الگ چیزیں ہوتی تو آیت نمبر 16 میں یہدی بِهِ اللَّهِ کے بجائے یہدی بِهِمَا اللَّهِ لکھا جاتا جس کا ترجیح ہوتا "اللہ ان دونوں کے ساتھ ہدایت دیتا ہے" تیراڑیوت یہ ہے کہ رسول (یعنی محمدؓ) اور نور (یعنی قرآن) کو ایک ہی آیت میں جدا جدا بیان کیا گیا:

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا﴾ فَمَنْ وَبَالَهُ وَرَسُولُهُ وَالنُّورُ الَّذِي أَنْزَلَنَا** [٦٤] [النور: ٦٤]

"سو ایمان لاو اللہ پر اور اُس کے رسول (یعنی محمدؓ) پر اور نور (یعنی قرآن) پر ہے ہم نے نازل فرمایا ہے"  
☆ دوسری دلیل: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے جابر! اللہ نے تمام اشیاء سے پہلے اپنے نور سے تیرے بھی کا نور پیدا کیا پھر اس کے چار حصے کئے۔ ایک سے قلم، دوسرے سے لوح محفوظ، تیسرے سے عرش اور چوتھے سے ساری کائنات پیدا کی۔" (رساں السالکین)  
تجھیزیہ موضوع یعنی من گھرٹ حدیث ہے۔ اس کا ایک عام فہم شہوت یہ ہے کہ یہ جھوٹی روایت ایک سچی حدیث کے بالکل خلاف ہے۔  
عبدالله بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے" (رواه ترمذی)

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا﴾ وَلَقَدْ كَرَمَنَا بَنَى آدَمَ** [١٧] [بني اسرائیل: ١٧] "اور یقیناً ہم نے آدمؑ کی اولاد کو عزت وی"

اللہ نے بنی آدمؑ کو اشرف الخلوقات بنایا اور تمام مخلوقات پر فضیلت دی۔ یہی وجہ ہے کہ نوری مخلوق کو بھی آدمؑ کو وجود و تعظیم کرنے کا حکم ہوا۔  
محمدؓ کو نور کرنے والے کیا انہیں اشرف الخلوقات کے دارے سے خارج نہیں کرتے؟ اللہ نے فرمایا کہ بنی آدمؑ سے افضل کو مخلوق نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ محمدؓ انسان نہیں، نور ہیں۔ کئی آیات میں محمدؓ کو بندہ اور انسان کہا گیا۔ نبیؐ کو اللہ سے زیادہ جاننے والا کون ہے؟

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا﴾ أَكَانَ لِنَاسٍ عَجَباً أَنَّا وَحْيَنَا إِلَى رَجُلٍ مِّنْهُمْ** [٢] [آل عمران: ٢]

"کیا لوگوں کے لئے یہ بات موجب حیرت ہے کہ ہم نے اُن ہی میں سے ایک آدمی پر وہی نازل کی؟" [آل عمران: ٢]

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا﴾ قُلْ إِنَّمَا بَشَرٌ مُّثُلُكُمْ يُوَحَّى إِلَيْهِ** [١١٠] [آل عمران: ١١٠]

"اے نبیؐ! کہہ دیجئے! بے شک میں ایک انسان ہوں، تمہارے جیسا، مجھ پر وہی نازل کی جاتی ہے"

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّنَا هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا<sup>(٤٣)</sup> ﴿[نَبِيُّ إِسْرَائِيلٍ: ١٧]﴾  
 ”(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! میرا رب پاک ہے، میں کیا ہوں، مگر ایک انسان ایک رسول“  
 کفار مکہ کا مانا تھا کہ رسول ہرگز انسان نہیں ہو سکتا۔ انہیں پختہ یقین تھا کہ محمد ﷺ انسان ہیں۔ نورِ اللہ کا عقیدہ ان سے بھی بدتر ہے۔

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ وَأَسَرُوا النَّجَوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّظْلُوكٌ<sup>(٤٤)</sup> ﴿[النَّبِيٰءُ: ٢١]﴾  
 ”اور خالموں نے خفیہ سرگوشی کی، یہ (محمد ﷺ) ایک تم ہی مجھے انسان کے سوا اور کیا ہے؟“

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَى إِلَّا  
 أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا<sup>(٤٥)</sup> ﴿[نَبِيُّ إِسْرَائِيلٍ: ١٧]﴾  
 ”اور لوگوں کے پاس جب ہدایت پہنچ گئی تو انہیں ایمان لانے سے اس کے سوا کسی چیز نے نہیں روکا کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر سمجھا؟“

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوَجَّهُ إِلَيْهِمْ فَسَأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ  
 إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ<sup>(٤٦)</sup> وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خُلَدِينَ<sup>(٤٧)</sup>  
 ”اور ہم نے آپ سے قبل آدمی ہی سمجھ جن پر ہم نے وہی کی۔ سو اگر تم نہیں جانتے تو یاد رکھنے والوں سے پوچھ لو۔  
 اور ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ ہی وہ ہمیشہ رہنے والے تھے“ ﴿[النَّبِيٰءُ: ٢١]﴾

### کیا محمد رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہیں؟

بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہیں۔ ایسا کہنا اور سوچنا قرآن سے لا تلقی کا تیجہ ہے۔ پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عالم الغیب ہونا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔ کئی آیات سے ثابت ہے کہ تمام مخلوقات کے آئندہ حالات صرف اللہ ہی جانتے ہیں۔

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ<sup>(٤٨)</sup> ﴿[النَّبِيٰءُ: ٢٧]﴾  
 ”(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔“

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ عَلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا<sup>(٤٩)</sup> إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ<sup>(٥٠)</sup>  
 ”(اللہ) عالم الغیب ہے، سو اپنے غیب کو کسی پر بھی ظاہر نہیں فرماتا۔ مگر جس رسول کا انتخاب کر لے“ ﴿[آلِہٗ: ٧٢]﴾  
 ”عالم الغیب“ اللہ کے اسماء الحسنی میں سے ایک نام اور اللہ کی صفت ہے۔ لہذا اس نام سے محمد ﷺ کو پکارنا شرک فی الاسماء و الصفات ہے۔  
 مندرجہ بالا آیات سے واضح ہے کہ اصل عالم الغیب صرف اللہ ہی ہے۔ لیکن جن جن انس کی رہنمائی کے لئے اللہ نے رسول پر غیب کی بعض خبریں (مثلاً وزر کے عذاب، باد کی نصیحتیں) وہی فرمادیتے ہیں۔ یہ Delegation of duty نہیں بلکہ Assignment of duty ہے۔  
 اللہ نے دیگر انبیاء کے عالم الغیب ہونے کی بھی فتحی کی مثالاً (المائدة: ٥)- (١٠٩) (تمام نبیاء)- (١١٦) (جیلی)- (٢٣) (نوح)- (١١: ١)۔  
 اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے اقرار کروایا کہ وہ عالم الغیب نہیں ہیں اور خود وہی اس کی فتحی فرمائی۔ قرآن کی ایسی کئی آیات میں سے چند یہ ہیں:

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ مَا كُنْتُ قَدِيرًا مَا الْكِتْبُ وَلَا الْإِيمَانُ<sup>(٥١)</sup> ﴿[الشوریٰ: ٤٢]﴾  
 ”(اے نبی ﷺ!) آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب (یعنی قرآن) کیا ہے اور نہ ہی ایمان“

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي حَرَازٌ لِّلَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ<sup>(٥٢)</sup> ﴿[النَّاجِمُ: ٦]﴾  
 ”(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں“

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سَتَكْرُثُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَنَى السُّوءَ<sup>(٥٣)</sup>  
 ”اور اگر میں (محمد ﷺ) غیب جانتا ہوتا تو بہت سارے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ تکھی“ ﴿[الاعراف: ٧]﴾

﴿اللَّهُ نَعَمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ ﴾ قُلْ إِنَّ أَفْرِيَ أَقْرِيَبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّيَ أَمْدَأ<sup>(٥٤)</sup> ﴿[البقری: ٧٢]﴾  
 ”(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! میں نہیں جانتا کہ کیا قریب ہے جس پیڑ کام سے وعدہ ہوا ہے، یا کہ کوئی میرا رب اس کو ایک مددت کے بعد“

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿فُلْ مَا كُنْتُ بِذِعَامَنِ الرُّسْلِ وَمَا أَذْرَى مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ﴾ [الاختاف: 46]“(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! میں کوئی یا رسول نہیں کیا اور مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے اور نہیں تمہارے ساتھ۔”

### کیا محمد رسول اللہ ﷺ مخلص تکلیف ہے؟

پچھلے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حمد ﷺ کو کائنات کے تمام سور میں اللہ کی مشیت (یعنی مرضی) کو بدلتے پر مکمل اختیار ہے۔ ان کی ایک نعت کا شعر ہے: ”مالک کون و مکان ذات رسول عربی، احمد سے میم عیاں ذات رسول عربی۔“ اللہ کا نام احمد ہے اور حمد ﷺ کا نام احمد ﷺ۔ اس شعر کے مطابق تمام کائنات کے مالک رسول ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر [احمد] میں سے (م) کا حرف نکال دیا جائے تو [احمد] کا ناظم ہی رہ جائے گا، یعنی اللہ اور حمد ﷺ ایک ہی ذات کے دو نام ہیں۔ اسی طرح ۲۴ رکعۃ الاذان پر پڑھی جانے والی ایک نعمت کا شعر ہے ”کیوں نہ آج جھوٹیں کہ سرکار ۲۴ رکعے، خدا کی خدائی کے مختار ۲۴“ آئیے پہلے دیکھتے ہیں کہ کائنات کا مالک اور خدائی پر اختیار رکھنے والا کون ہے؟

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الْأَرْضِ﴾ [الک: 20]”اُس (اللہ) ہی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جوز میں میں ہے اور جوان دونوں کے درمیان اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے“

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَخَذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ﴾ [الفرقان: 25]”اُس ہی کیلئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اس کا کوئی بیان نہیں اور اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں“

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿فُلِ اذْغُوا الَّذِينَ زَعَمُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِيقَالَ ذَرَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شَرِيكٍ وَمَالَهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ﴾ [ساجد: 34]“(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! انہیں پا روجن کوتم اللہ کے سوا (اللہ کے ساتھ) شرکت ہے اور ان میں سے نہ ہی کوئی (اللہ کا) مددگار ہے کہ بھی مالک نہیں اور نہ ہی ان کی دونوں میں (اللہ کے ساتھ) شرکت ہے اور ان میں سے نہ ہی کوئی (اللہ کا) مددگار ہے“ ان آیات سے ثابت ہو گیا کہ کائنات کا مالک صرف اللہ ہے اور اللہ کی خدائی میں کوئی شریک نہیں۔ لہذا حمد ﷺ کو مالک کون و مکان اور اللہ کی خدائی میں شریک مانا شرک فی الصفات ہے۔ آئیے اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ہم رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی مشیت (مرضی) پر اختیار تھا؟

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿فُلِ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ﴾ [یوس: 10]“(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! میں اپنی ذات کے لئے اختیار نہیں رکھتا، نقصان کا اور نہ ہی نفع کا، مگر جو اللہ چاہے“

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلِكُنَّ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ [آل عمران: 28]“(اے نبی ﷺ!)! آپ بہادیت نہیں دے سکتے جس سے آپ محبت کریں، لیکن اللہ ہی بہادیت دیتا ہے جسے چاہے“

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِغْرَاصُهُمْ فَإِنْ أَسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْعَثِنَّهُمْ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلْمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيهِمْ بِاِيَّهُ﴾ [الانعام: 6]“اور اگر آپ پر گراں گزرتا ہے ان (فارد شرکیں) کا عرض کرنا، سو اگر آپ کی استطاعت ہے کہ ڈھونڈ نکالو کوئی سرگ زمین میں یا کوئی سیڑھی آسمان میں، سو ان کے پاس ایک مجھرہ لے آؤ“ محمد ﷺ کو حقِ کل کہنے والوں کا ایک شعر مشہور ہے ”اللہ کا پکڑا چھڑا اوابے محمد، محمد کا پکڑا چھڑا کوئی نہیں ملتا“ لیکن قرآن کیا کہتا ہے؟

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَاتَتْ تُنْقِدُ مَنْ فِي النَّارِ﴾ [الزمر: 39]“سو بھلا جس پر اللہ کے عذاب کا حکم ثابت ہو چکا ہے، تو کیا آپ (محمد ﷺ) اسے چھڑا سکتے ہو جو آگ میں ہے؟“

﴿اللَّهُ نَعِيَّدُ فِرْمَاءِ ﴿فُلِ إِنَّ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا﴾ [۲۱]“﴿فُلِ إِنَّ لَنِ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنِ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحِدًا﴾ [۲۲]“[اے نبی ﷺ!] کہہ دیجئے! یقیناً میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لئے نقصان کا اور نہ ہی بہادیت دیتے کا۔ (اے نبی ﷺ!) کہہ دیجئے! یقیناً مجھے اللہ سے ہرگز کوئی نہیں بچا سکتا اور میں اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ ہرگز نہیں پاسکتا“ اور پر بیان کی گئی تمام آیات سے واضح ہے کہ صرف اللہ ہی مختار گل ہے۔ لہذا حمد ﷺ کو مختار گل کہنا اور سمجھنا شرک فی الصفات ہے۔

یہ عقیدہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ محدثین فوت نہیں ہوئے بلکہ دنیا سے پرہ فرمائے ہیں اور وہ اس دنیا میں اپنے عاشقوں میں حاضر اور اُمّت کے حالات و اعمال کے ناظر ہیں۔ ایک شعروار میں عام ہے ”سماں ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں، میرے گھر میں بھی چغاں ہو جائے یا رسول اللہ“ ارشق الاذل کے دن عید میلاد النبی کے جشن میں کسی اٹیچ پر ایک کری خوب جا کر خالی چھوڑ دی جاتی ہے۔ پوچھتے ہو جواب ملتا ہے: ”جب حضور ﷺ نہیں گے تو اس کری پر تشریف فرماؤں گے“ کچھ لوگ مساجد میں کسی محفل میں یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں ”حضور تشریف لا پچے ہیں“ ایسے پہلے ہم قرآن سے پوچھتے ہیں کہ کیا حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات نہیں ہے؟

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا ॥ وَهُوَ مَعْكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾** [المدیہ: ۶۷]

”اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں کہیں بھی ہو اور جو اعمال تم کر رہے ہو اللہ انہیں دیکھ رہا ہے“

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا ॥ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَثَةٍ إِلَّا هُوَ رَبُّهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ مَادِسُهُمْ وَلَا**

**آذْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعْهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يَنْبَئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ﴾** [۵۸]

”نہیں ہوتا مشورہ تین کا، مگر وہ (اللہ) ان میں پوچھتا ہوتا ہے اور وہ پانچ کا، مگر وہ ان میں پوچھتا ہوتا ہے اور وہ اس سے کم اور نہ بیزی زیادہ، مگر وہ جہاں کہیں بھی ہوں وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر جو اعمال انہوں نے کئے تھے وہ انہیں قیامت کے دن بتا دے گا“ [الجادل: ۵۸]

اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر قائم ہیں [ظہر: ۲۰] لیکن اللہ کے علم نے تمام کائنات کا احاطہ کر رکھا ہے [المؤمن: ۴۰]۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم کے

لحاظ سے ہر جگہ حاضر ہیں اور تمام کائنات کے ناظر ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ حاضر و ناظر صرف اللہ کی ذات ہے۔ لہذا اللہ کی اس صفت میں محمد ﷺ کو شریک کرنا شرک فی الصفات ہے۔ صحیح احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ محمد ﷺ فوت ہو کر جنت میں اپنے مقام پر جا پچے ہیں اور جو فوت ہو جائے وہ حاضر و ناظر نہیں ہو سکتا۔ محمد ﷺ کی وفات کے اثبات میں قرآن کی یہ آیات واضح ثبوت ہیں:

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا ॥ وَمَا جَعَلْنَا بَشَرًا مِنْ قَبْلِكَ الْخَلْدَ أَفَإِنْ مَتَ فَهُمُ الْخَلِدُونَ﴾** [النیا: ۲۱]

”اور انہیں دیا ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کو بیشہ کے لئے زندہ رہنا۔ سو کیا اگر آپ فوت ہو جائیں گے تو وہ بیشہ ہیں گے؟“

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا ॥ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾** [المردود: ۳۹]

”یقیناً آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے“

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا ॥ وَإِنَّ مَا نُرِينَكَ بَعْضَ الَّذِي نَعْلَمُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّنَكَ فَإِنَّمَا**

**عَلَيْكَ الْبَلْغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ﴾** [الاعدا: ۱۳]

”اور اگر ہم آپ کو دکھلادیں کوئی وعدہ جو ہم نے ان سے کیا ہے یا ہم آپ کو فوت کر دیں، سو آپ کے ذمے پہنچادیں ہے اور ہمارے ذمے حساب لیا جائے“

**﴿اللَّهُ نَفْرَمَا ॥ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ**

**أَنْقِلَبُتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقِلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهُ شَيْئًا﴾** [آل عمران: ۳]

”اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہی ہیں۔ ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے۔ سو کیا اگر وہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم اپنی ایڑھیوں پر پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی اپنی ایڑھی پر پھر جائے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا“

**﴿إِنَّ الَّذِينَ يُلْحَدُونَ فِيَ اِشْنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ**

**مَنْ يَأْتِي اِمْنًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِغْمَلُوا مَا شَتَّمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾** [ثمہ: ۴۱]

”یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیات میں نیز ہ پیدا کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ سو کیا جو آگ میں جھوک دیا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن سلامتی سے آئے؟ تم جو چاہو کرتے ہو۔ یقیناً جو اعمال تم کر رہے ہو وہ انہیں دیکھ رہا ہے“

**وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ**